اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَلَوْ اَنَّ اَھْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

(الاعراف:96)

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۔وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

برکتوں بھرا طرز زندگی:۔

دینِ اسلام انسانیت کو ایک ایسا طرز زندگی دیتا ہے کہ جس میں اسے بے شمار روحانی اور جسمانی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ان فائدوں میں سے ایک فائدہ ’’برکت‘‘ بھی ہے۔اہل ایمان برکت سے اپنی جھولی بھر لیتے ہیں۔جبکہ کفار کا دامن اس نعمت سے خالی رہتا ہے۔مسلمان نبی علیہ السّلام کی بابرکت سنتوں کے مطابق کام کر کے نبی علیہ السّلام کی نسبت سے برکت حاصل کر لیتے ہیں اور کافر اس نعمت سے محروم ہیں۔

برکت کا صحیح مفہوم:

برکت کا صحیح مفہوم سمجھنے کی ضرورت ہے کہ برکت ہے کیا؟......یاد رکھیں کہ جس چیز میں برکت ہوگی، وہ

☆ انسان کی ضرورتوں کے لیے کافی ہوگی۔

☆ پریشانی کو ختم کرے گی۔

☆ عزتوں کا سبب بنے گی۔

☆ دل کو سکون پہنچائے گی۔

زمین میں برکت:

یہ چیز بھی برکت لاتی ہے کہ زمین انسانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کافی ہو......ملک شام کی سرزمین کو سرزمینِ انبیاء کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس میں خصوصی طور پر برکت رکھی ہے......خصوصی برکت سے کیا مراد ہے؟ کہ وہاں پھل اور سبزیاں وغیرہ ہر چیز بہت اچھی ہوتی ہے۔قرآن مجید میں پانچ مقامات پر اس جگہ کی برکت کا تذکرہ ہے۔مثال کے طور پر:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِالْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ (بنیٓ اسرآئیل:1) پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی وہ مسجد اقصیٰ کے گردونواح میں ہم نے برکت رکھ دی۔

دیکھا! اس کے اردگرد میں اللہ نے برکت رکھ دی ہے۔چونکہ اس سرزمین میں پھل اور سبزیاں بہت اچھی ہوسکتی ہیں اس لیے کفر کی نظر اس زمین پر ہے کہ ہم کس طرح اس پر قبضہ کریں اور اس کو اپنے استعمال میں لے آئیں۔تو زمین میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے برکت رکھ دی ہے۔اس لیے کہ یہ زمین انسان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کافی ہے۔

بیت اللہ شریف میں برکت:

بیت اللہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھ دی ہے۔ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ (ال عمرن:96) پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہ مکہ مکرمہ ہے جو برکت والا ہے اور تمام جہانوں کے لیے ہدایت ہے۔

تو یہ گھر برکتوں والا ہے، برکتوں والے گھر سے کیا مراد؟ کہ بندے جاتے ہیں اور وہاں سے جو چاہتے

ہیں لے کر واپس آتے ہیں۔ ہمارے مرشد عالمi نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حاجیوں کا رش زیادہ ہوا تو بڑا شور مچا کہ اس دفعہ بڑے حاجی آئے ہیں، یہ 1930ء کی بات ہے، جب گنتی کی گئی تو وہ35000 تھے۔اس وقت پینتیس ہزار حاجیوں کے آنے پر اتنا شور مچا۔اوراس سال حج کے موقع پر اخبار میں خبر آئی کہ چالیس لاکھ لوگ ہوائی جہاز کے ذریعے آئے اور تیس لاکھ لوگ زمینی راستے سے آئے یعنی ستر لاکھ لوگوں کا مجمع تھا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ حرم کی مثال رحم کی مانند ہے۔جیسے ماں کے رحم میں جب بچہ چھوٹا ہوتا ہے تب بھی وہ اس کے لیے کافی ہوتا ہے اور پھر جیسے جیسے بچہ بڑا ہوتا ہے، وہ رحم بھی اس کے لئے کافی رہتا ہے۔حرم کی مثال بھی ایسے ہی ہے کہ جب تھوڑے حاجی ہوتے تھے تو بھی سما جاتے تھے اور اب ستر لاکھ تھے تو وہ بھی سما گئے۔

حج اور عمرہ میں برکت:

حدیث پاک میں آتا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ کے محبوب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہتا ہے کہ جی مجھے رزق کی تنگی کا سامنا ہے، تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: تم نکاح کر لو، یعنی نکاح کرنا رزق بڑھنے کا سبب ہے......کیوں؟......اس لیے کہ کنوارہ آدمی صرف اپنا اکیلے کا رزق پاتا ہے اور جب شادی ہو جاتی ہے تو پھر اس کی بیوی کا رزق بھی ملتا ہے۔ہوسکتا ہے وہ زیادہ نصیب والی ہو۔ہوسکتا ہے کہ وہ زیادہ بخت والی ہو اور اس کے حصے کا زیادہ رزق ملے۔واقعی ہم نے یہ دیکھا کہ اکیلا ہوتا ہے تو تھوڑا رزق پاتا ہے اور جب شادی ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ رزق بڑھا دیتے ہیں۔پھر جب بچے ہونا شروع ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ویسے ہی اس کا رزق بھی بڑھاتے رہتے ہیں، کیونکہ جو آتا ہے اپنا رزق لے کر آتا ہے، اگر وہ شخص کہتا: اے اللہ کے محبوب ﷺ! میں نے شادی تو کی ہوئی ہے۔تو پھر آپ ﷺ ارشاد فرماتے، پھر حج و عمرہ کرو۔چنانچہ کتابوں میں لکھا ہے کہ حج و عمرہ کی کثرت انسان کے رزق میں برکت ڈالتی ہے۔

بکریوں میں برکت:

اس برکت کی مثال ذرا یوں سمجھیے کہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بکری پالو، اس میں برکت رکھ دی گئی ہے۔''

واقعی اللہ تعالیٰ نے بکریوں میں برکت رکھی ہے۔ اس کے بالمقابل آپ ایک کتیا کو دیکھیں۔ کتیا ایک وقت میں کبھی پانچ بچے دیتی ہے، کبھی سات دیتی ہے، اور کبھی نو اور دس تک بھی دیتی ہے۔ جبکہ بکری ایک دو یا زیادہ سے زیادہ تین بچے دیتی ہے ورنہ صرف ایک اور دو بچے۔ اب ذرا غور کیجیے کہ ادھر بکری کے ایک اور دو بچے ہوتے ہیں اور کتیا کے آٹھ سے دس بچے ہوتے ہیں اور پھر دیکھیں کہ بکری روز ذبح ہوتی ہے اور لوگ اس کا گوشت کھاتے ہیں۔ اس کے باوجود دیکھیں تو آپ کو سینکڑوں کی تعداد میں بکریوں کے ریوڑ چرتے نظر آئیں گے۔ اور کتوں کے ریوڑ کبھی نظر نہیں آئے۔ وہ پیدا تو آٹھ سے دس ہوتے ہیں مگر مٹ جاتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں برکت ہی نہیں رکھی اور بکری کے بچے ہوتے تو ایک اور دو ہیں، اور لوگ ان کو ذبح کر کے روز کھاتے ہیں، پھر بھی ریوڑوں کی شکل میں اس لیے نظر آتے ہیں کہ اللہ نے ان میں برکت رکھ دی ہے۔ چنانچہ جن علاقوں میں لوگ بکریاں پالتے ہیں، ہم نے دیکھا ہے کہ ایک ایک آدمی کے پاس دو سو، تین سو، پانچ پانچ سو بکریاں ہوتی ہیں۔ نبی اکرمA کے زمانے میں بنو کلب نامی ایک قبیلہ تھا۔ اس قبیلے کے پاس اتنی بکریاں تھیں کہ جب وہ انہیں باہر نکالتے تھے تو وہ پورے پہاڑ کو ڈھانپ لیتی تھیں۔

زیتون میں برکت:

قرآن مجید میں زیتون میں بھی برکت بتائی گئی ہے

شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ (النور:35) اور سائنس کی دنیا کہتی ہے کہ زیتون کے تیل کے اندر انسان کے لیے بڑے فائدے ہیں۔ ساری دنیا میں جو تیل استعمال ہوتے ہیں وہ سب کے سب انسان کی شریانوں کو بند کرتے ہیں اور کولیسٹرول ہائی ہوتا ہے۔ گھی، تیل اور کوکنگ آئل سب اس میں شامل ہیں۔ ان کو اگر انسان کھائے تو دل کی شریانیں بند ہوتی ہیں۔ پوری دنیا کے اندر فقط زیتون کا تیل ہی ایک ایسا تیل ہے، جو بند شریانوں کو بھی کھول دیتا ہے۔ یہ نئی تحقیق سامنے آئی ہے اور اس تحقیق کے بعد کافروں نے زیتون کا استعمال بڑھا دیا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی قسم کھائی ہے۔ وَالتِّيْنِ وَ الزَّيْتُوْنِ (التین:1) اور شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (النور:35) بھی فرمایا، لہٰذا اس کے پیچھے کوئی تو حکمت تھی۔ آج چودہ سو سال کے بعد وہ حکمت سامنے آ رہی ہے۔ اللہ نے اپنے بندوں کے لیے اس میں کیا حکمت رکھ دی ہے۔

ہمارے ایک دوست ڈاکٹر ہیں۔ وہ کہنے لگے: میرے پاس دل کے سو مریض آئے، میں نے ان کو سب دوائیاں بند کروا دیں اور ان سے میں نے کہا کہ تم فقط زیتون کا تیل استعمال کرو۔ سالن میں بھی وہی ڈالیں اور اگر پراٹھا بنانا ہو تو وہ بھی زیتون کے تیل کا بناؤ اور چالیس دن مسلسل استعمال کرنے کے بعد دوبارہ چیک کراؤ۔ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ان میں سے چالیس مریضوں کا کولیسٹرول لیول نیچے آ چکا تھا۔

مومن کے جھوٹے میں برکت:

اللہ تعالیٰ نے مومن کے جھوٹے میں شفا اور برکت رکھ دی ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب آدمی کھانا کھانے بیٹھتا ہے تو جو سامنے سالن ہوتا ہے اس سالن کے درمیان میں برکت رکھ دی جاتی

ہے۔اس لیے اپنے قریب سے، سامنے سے اور کناروں سے کھانا چاہیے۔حدیث پاک میں فرمایا گیا:

كُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ

(دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور قریب سے کھاؤ)

درمیان سے نہیں اٹھانا چاہیے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھ دی ہے۔

نبیء رحمت ﷺ کے لقمے کی برکت:

ایک مرتبہ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کھانا کھا رہے تھے۔اس دوران ایک بے باک سی عورت قریب سے گزرنے لگی بیباک سے یہ مراد ہے کہ وہ مردوں کے ساتھ بہت ہی دھڑلے سے بات کر لیتی تھی۔وہ کسی سے گھبراتی یا ڈرتی نہیں تھی چنانچہ وہ عورت جب قریب سے گزرنے لگی تو کہنے لگی: خود کھا رہے ہیں اور مجھے صلح ہی نہیں مارتے۔تو نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا: تم بھی ایک لقمہ کھا لو۔کہنے لگی: نہیں یہ لقمہ نہیں کھاؤں گی، بلکہ جو لقمہ آپ اپنے منہ میں چبا رہے ہیں میں وہ لقمہ لوں گی۔چنانچہ نبی ﷺ نے اپنے منہ والا لقمہ نکالا اور اس کے پاس پہنچایا۔کہتے ہیں کہ اس عورت نے جیسے ہی وہ لقمہ اپنے منہ میں لیا، اس پر حیا ایسی غالب آئی کہ اس کے بعد اس کی زندگی کی ترتیب ہی بدل گئی۔یہی وجہ ہے کہ ایمان والے کے جھوٹے میں بھی برکت ہوتی ہے۔

تحنیک میں برکت:

اسی لیے شریعت مطہّرہ نے تحنیک کا حکم دیا ہے۔یہ بھی سنت ہے کہ چھوٹے بچے کے منہ میں سب سے پہلے کسی نیک بندے کا جھوٹا جائے۔اسے تحنیک کہتے ہیں، اس میں بھی برکت ہوتی ہے۔دین اسلام تو ہمیں برکتوں کے حصول کی تعلیم دیتا ہے۔کفر کو کیا پتہ، برکت کیا چیز ہوتی ہے؟ ان کی تو ڈکشنری

میں اس کا کوئی مترادف لفظ ہی نہیں ہے۔

صحت میں برکت:

اللہ تعالیٰ انسان کی صحت میں بھی برکت ڈالتے ہیں۔صحت میں برکت سے کیا مراد ہے؟صحت میں برکت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کی صحت میں ایسی برکت دیں کہ اس کو ڈاکٹر اور طبیب کے پاس جانے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔مثال کے طور پر:

☆ ہم نے روس میں ایک بوڑھا دیکھا۔اس کی عمر اسّی سال سے زیادہ تھی۔وہ کہنے لگا کہ ان اسی سالوں میں میں نے کبھی اپنے ہاتھوں سے دوائی کی گولی اپنے منہ میں نہیں ڈالی۔یعنی پوری زندگی میں میں نے کبھی کوئی گولی نہیں کھائی۔یہ صحت کی برکت ہے۔

☆ ہمارے حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ آخری عمر میں شوگر کے مریض ہو گئے تھے آپ جانتے ہیں کہ شوگر کے مریض کو تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پیشاب کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے ہم ایک مرتبہ مری میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے۔اس دن وہاں پورے ملک کے بڑے قرأ آئے ہوئے تھے۔رمضان شریف کی رات تھی۔حضرتؒ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر کھانا کھایا۔کھانا کھانے کے بعد دوبارہ وضو تازہ کیا اور اس کے بعد مسجد میں تشریف لے آئے۔وہاں پر عشا کی نماز پڑھی، پھر تراویح پڑھی۔تراویح کے بعد قرأت کا سلسلہ شروع ہوا، اور ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ تو عاشق قرآن تھے۔وہ قرآن سنتے تھے تو ان پر نشہ طاری ہو جاتا تھا حضرت وہیں بیٹھے رہے، حتی کہ اتنی دیر گزر گئی کہ وہاں پر مسجد میں سحری کے لیے دستر خوان لگا دیا گیا۔چنانچہ حضرتؒ نے وہیں سحری فرمائی۔سحری کھانے کے بعد عام طور پر بندے کو پیشاب کی ضرورت پیش آتی ہے۔چنانچہ میں نے حضرت سے قریب ہو کر پوچھا: حضرت! کیا آپ کمرے میں تشریف لے جائیں گے؟ پوچھا، کیوں؟ میں نے عرض کیا، جی وضو تازہ کرنے کے

لیے۔فرمانے لگے،

''میرا وضو کوئی کچا دھاگا ہے۔''

یہ خود مجھے فرمایا،ہمیں یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ مغرب کا وضو کیا ہوا تھا، پوری رات گزر گئی، سحری بھی کھالی، اور پھر شوگر کے مریض تھے، اس کے باوجود فرما رہے ہیں کہ میرا وضو کوئی کچا دھاگا ہے۔حضرتؒ نے اسی وضو کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی اور نماز کے بعد درس قرآن شروع کر دیا۔ جب درس ختم ہوا تو اشراق کا وقت ہو چکا تھا۔ چنانچہ حضرت نے اسی وضو کے ساتھ اشراق کے نوافل پڑھے،اشراق کی نماز پڑھنے کے بعد کمرے میں آکر وضو کیا۔

لوگ تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے تھے۔ہم نے اپنی زندگی میں ایک اللہ والے کو مغرب کے وضو سے اشراق کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔اور بندہ بھی وہ جو شوگر کا مریض تھا یہ کیا چیز تھی؟ یہ صحت میں برکت ہے۔

ایک دفعہ اس عاجز نے پوچھا: حضرت! آپ کی صحت ایسی ہے کہ ایسی صحت ہم نے کسی کی نہیں دیکھی۔فرمانے لگے: مجھے ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے شب قدر عطا فرمائی اور میں نے اس شب قدر میں جو دعائیں مانگیں ان میں سے ایک دعا یہ بھی تھی کہ یا اللہ! میری زندگی میں برکت ڈال دے۔

پھر حضرت نے فرمایا کہ عمر میں برکت کبھی کبھی تو ایسے ہوتی ہے کہ ساٹھ سال رہنا تھا اور اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھا کر اسی سال کر دیتے ہیں۔کئی لوگ ساٹھ سال میں پہنچ کر مریض بن جاتے ہیں۔ وہ دوسروں کے محتاج بن جاتے ہیں، اٹھ سکتے ہیں نہ بیٹھ سکتے ہیں، نہ چل سکتے ہیں اور دوسروں کے لیے وبالِ جاں بنے ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا کہ کبھی کبھی برکت کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ایسی صحت دے دیتا ہے کہ موت سے پہلے ان کو کسی کی محتاجی ہی نہیں ہوتی۔

☆ آج ہم ایک ایسی خاتون کا جنازہ پڑھ کر آئے جو ہمارے خاندان میں سب سے زیادہ عمر کی تھی۔ان کی عمر بیاسی سال تھی۔ان کے بیٹے مجھے بتا رہے تھے کہ اس بیاسی سال کی عمر میں بھی وہ اپنے سارے کام خود کرتی تھی،اسے کسی کی محتاجی نہیں تھی۔یہ عمر میں برکت کہلاتی ہے۔

علم میں برکت:

اللہ تعالیٰ علم میں بھی برکت عطا فرماتے ہیں،علم کی برکت کیا ہوتی ہے؟علم کی برکت یہ ہے کہ انسان جو پڑھتا ہے اس پر اسے عمل کرنے کی توفیق ہوتی ہے۔اور جو شاگرد اس سے پڑھتے ہیں وہ اس کے لیے صدقہ ءجاریہ بن جاتے ہیں یعنی ان کے ذریعے علم آگے جاری ہو جاتا ہے۔جیسے:

☆ حضرت شیخ الہندؒ۔کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ کسی نے حضرت شیخ الہندؒ سے پڑھا ہو اور اس کے بعد اس نے دین کا کام نہ کیا ہو۔اگر آج کسی استاد سے کہیں کہ کوئی ایسا شاگرد بتاؤ جس کو آپ نے بنایا ہو،تو پوری زندگی میں کوئی ایک شاگرد بھی پیش نہیں کر سکتے کہ جی اس کو ہم نے بنایا ہے،اس کی زندگی دیکھ لو۔ہمارا حال دیکھو کہ ہم ایک بندہ بھی پیش نہیں کر سکتے اور ان بزرگوں کی حالت دیکھو کہ جس شخص نے ان سے حدیث پڑھی اللہ نے اسی کو دین کے لیے قبول کر لیا۔

☆......امام اعظم ابو حنیفہ i کو اللہ نے علم کی یہ برکت عطا فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی فقہ کو قبولیت بخشی۔ایک مرتبہ ہارون الرشید نے علما کی ایک جماعت تیار کی اور اس سے کہا کہ جا کر دیوار چین کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔اس جماعت نے آکر بتایا ہم جہاں پہنچتے تھے،امام اعظم ابو حنیفہؒ کی فقہ کا نور اس سے بھی آگے پہنچا ہوا تھا۔اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی قبولیتِ عامہ تامّہ عطا فرمائی تھی۔

وقت میں برکت:

اللہ تعالیٰ وقت میں بھی برکت دے دیتے ہیں۔جب اللہ تعالیٰ وقت میں برکت دیتے ہیں تو انسان

تھوڑے وقت میں بھی زیادہ کام کر لیتا ہے۔ جیسے:

☆ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی مدنی زندگی دس سال تھی۔ دس سال تو قوموں کی زندگی میں بہت تھوڑا ٹائم ہوتا ہے۔ ہمارا حال دیکھو کہ ہم نے نعرہ لگایا: پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ، اور پچاس سال گزرنے کے باوجود ہم فیصلہ نہیں کر سکے کہ ہمیں کرنا کیا ہے۔ قوموں کی زندگیوں میں پچاس پچاس سال گزر جاتے ہیں اور پتہ ہی نہیں چلتا اور نبی علیہ الصلوۃ والسّلام نے زندگی کے ان سالوں میں ایسی محنت کی کہ جو انقلاب وہاں سے اٹھا وہ پوری دنیا میں پہنچ گیا۔

نبی علیہ الصلوۃ والسّلام نے دنیا میں جو اسلامی انقلاب پیدا کیا اس کی تین خاص خوبیاں یہ ہیں کہ

تھوڑے وقت میں۔

تھوڑے اسباب کے ساتھ۔

تھوڑے نقصان کے ساتھ۔

پوری دنیا کے اندر ایک تبدیلی پیدا کر دی گئی۔ دس سال کا عرصہ کیا چیز ہوتی ہے! اس مختصر سے عرصے میں انقلاب پیدا کر دیا۔ اسباب بھی تھوڑے تھے...... کتنے تھوڑے تھے؟ سواری نہیں ہوتی تھی۔ کئی مرتبہ سواری ہوتی تھی تو کھانے کو کچھ نہیں ہوتا تھا۔ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ایک ایسا لشکر بھیجا جس کے ہر فوجی کو روزانہ ایک کھجور کھانے کو ملتی تھی۔ جب کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ بات اپنے بیٹے کو بتائی تو وہ بڑے حیران ہوئے اور کہنے لگے: اچھا! صرف ایک کھجور کھانے کو ملتی تھی۔ فرمانے لگے، ہاں وہ دن بھی آیا جب ایک کھجور بھی ملنا بند ہو گئی۔

تیسرا پوائنٹ یہ ہے کہ تھوڑے نقصان کے ساتھ اتنا بڑا انقلاب پیدا ہوا۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے زمانے میں مسلمانوں اور کافروں کی جو جنگیں ہوئیں ان میں دونوں طرف کے

مقتولین (یعنی جو مسلمان شہید ہوئے اور جو کافر قتل ہوئے ان سب) کی تعداد تھی 1069۔ اتنے بندوں کے جانی نقصان کے ساتھ یہ انقلاب پوری دنیا میں پھیل گیا۔ جبکہ آج تو امن کے زمانے میں ہزار بندے مر جاتے ہیں۔ جنگوں کی تو بات ہی نہیں ہوتی۔ تو گویا اتنے تھوڑے عرصے میں، اتنے تھوڑے وسائل کے ساتھ اور اتنے کم نقصان کے ساتھ اتنا بڑا انقلاب پیدا کر دینا، یہ نبی علیہ الصلوۃ والسّلام کی ہی شان ہے۔ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کے وقت میں اتنی برکت ڈال دی تھی۔

☆ ایک محدث تھے۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی زندگی کے دنوں کو ان کی کتابوں کے صفحات پر تقسیم کیا گیا تو روزانہ کے چالیس صفحے بنے۔ آج ہم کسی کتاب کے چالیس صفحے پڑھ نہیں سکتے اور انہوں نے روزانہ چالیس صفحے نئی کتاب کے لکھے۔ اگر پہلے پندرہ بیس سال جو علم حاصل کرنے کے ہیں وہ نکال دیے جائیں تو پھر یہ اوسط چالیس سے بھی اوپر چلی جائے گی۔ روزانہ نئی کتاب کے چالیس سے زیادہ صفحات لکھ دینا آسان کام نہیں ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ وقت میں برکت دیتے ہیں تو تھوڑے وقت میں بندے کے زیادہ کام نکل آتے ہیں۔

☆ حضرت اقدس تھانویؒ نے اپنی زندگی میں 2800 کتابیں لکھیں۔ تفسیر بھی لکھی۔ حدیث پر بھی کتابیں لکھیں، فقہ پر بھی لکھیں، تصوف پر بھی لکھیں، دین کا کونسا شعبہ ہے جس میں انہوں نے کام نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے وقت میں برکت عطا فرما دی تھی۔

قوتِ حافظہ میں برکت:

اللہ تعالیٰ کبھی کبھی انسان کی قوت حافظہ میں بھی برکت عطا فرما دیتے ہیں۔ قوت حافظہ میں برکت یہ ہے کہ انسان ایک بات سنتا ہے تو وہ اَلنَّقْشُ کَا الْحَجَرْ (پتھر پر لکیر کی مانند) ہو جاتی ہے۔

☆ علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے بے مثال قوت حافظہ عطا فرمائی تھی۔ایک مرتبہ مخالفین نے عدالت میں ایک ایسی عبارت پیش کی جس کا مطلب ان کے اپنے حق میں بنتا تھا اور اہل حق کے خلاف بنتا تھا۔ بہت سے علما نے وہ عبارت دیکھی تو حیران ہوئے کہ اصل حقیقت کیا ہے۔کتاب بھی ٹھیک ہے اور اس میں لکھا ہوا بھی ہے۔کسی نے کہا کہ یہ عبارت حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو دکھائی جائے۔جب ان کو وہ عبارت دکھائی گئی تو حضرتؒ نے فرمایا کہ لکھنے والے کاتب کو غلطی ہوئی ہے، اس نے کتاب لکھتے ہوئے پوری ایک سطر درمیان میں سے غائب کر دی ہے، اور جب پچھلی عبارت اگلی عبارت سے ملی تو مفہوم بدل گیا، لہٰذا اصل کتاب لائی جائے۔چنانچہ جب اصل کتاب لائی گئی تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بات سو فیصد صحیح نکلی۔اس کے بعد حضرتؒ نے فرمایا کہ میں نے ستائیس سال پہلے یہ عبارت پڑھی تھی۔

☆ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے برسات کے موسم کے ختم ہونے پر سوچا کہ میں اپنی کتابوں کو ٹھیک کر لوں۔چنانچہ ایک طالب علم سے فرمایا کہ ان کو اندر سے نکالو اور باہر دھوپ لگواؤ تاکہ نمی ختم ہو جائے اور اگر کسی کتاب کی جلد خراب ہے تو دوبارہ جلد بنا کر اندر رکھ دو۔اس طالب نے کتابیں باہر نکالیں۔ان میں سے وہ ایک کتاب لے کر حضرت کے پاس آیا اور کہا: حضرت! اس کتاب کو دیمک لگ چکی ہے، اور کچھ ابتدائی صفحے خراب ہو چکے ہیں۔حضرت نے فرمایا: اس کے ساتھ نئے ورق جوڑ دو اور عبارت لکھ دو۔اس نے کہا: حضرت! مجھے عبارت تو یاد نہیں۔پوچھا: کونسی کتاب ہے؟ عرض کیا: میبذی۔حضرت نے پوچھا: آخری لفظ کونسا ہے؟ اس نے آخری لفظ بتایا۔پھر حضرت نے اپنی یادداشت سے دو تین صفحات کی عبارت لکھوا کر کتاب کو مکمّل کروا دیا۔

☆ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد تھے مولانا غلام رسول پونٹویؒ۔ملتان سے آگے ایک علاقہ پونٹہ ہے۔حضرت مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کا تعلّق اسی علاقے سے تھا۔انہوں نے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی

بہت خدمت کی اور دعائیں بھی لیں۔ان دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی قوت حافظہ عطا فرمائی کہ اپنے بیان میں فرماتے تھے کہ اگر ساری دنیا سے شرح جامی کو ضبط کر لیا جائے، ختم کر دیا جائے اور کوئی طالب علم میرے پاس آکر کہے کہ حضرت! شرح جامی کی ضرورت ہے، تو میں اپنی قوت حافظہ سے یہ کتاب کو دوبارہ لکھوا سکتا ہوں۔

☆ حضرت ابو ذرعہؒ ایک محدث گزرے ہیں۔کسی نے ان سے پوچھا کہ حضرت! کیا آپ کو ایک لاکھ حدیثیں زبانی یاد ہیں؟ تو فرمایا: مجھے ایک لاکھ حدیثیں اس طرح یاد ہیں جیسے عام لوگوں کو سورہ فاتحہ یاد ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی غیر معمولی قوت حافظہ دی ہوئی تھی۔

رزق میں برکت:

اللہ تعالیٰ انسان کے رزق میں بھی برکت عطا فرما دیتے ہیں رزق میں برکت سے کیا مراد ہے؟ کہ بندے کے پاس جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اس کی ضرورت کے لیے کافی ہوتا ہے۔ہم نے کئی لوگوں کو دیکھا کہ ان کے پانچ سات بچے ہوتے ہیں، چھ سات ہزار تنخواہ ہوتی ہے۔اور انہوں نے کسی کا تھوڑا سا بھی قرضہ نہیں دینا ہوتا۔ان کا رزق ان کی ضرورتوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔اس کی مثالیں بھی سن لیجئے۔

☆ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بہت ہی بھوکا تھا۔لہٰذا عشا کی نماز پڑھنے کے بعد راستے میں ہی بیٹھ گیا۔خیال یہ تھا کہ صحابہ گھر جاتے ہوئے دیکھ کر کہیں گے کہ چلو ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ گزرے انہوں نے سلام کیا اور چلے گئے، میں نے سوچا کہ ان کے گھر میں بھی کچھ نہیں ہوگا۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی آئے، سلام کیا اور چلے گئے۔میں نے سوچا، لگتا ہے کہ ان کے ہاں بھی فاقہ ہے۔پھر نبی علیہ الصلوۃ و السّلام تشریف لائے اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر پیغام بھجوایا کہ اگر گھر میں کچھ ہے تو بھجواؤ۔انہوں نے کہا: دودھ کا ایک پیالہ

ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نے دل میں سوچا کہ دودھ کا ایک پیالہ ایک بندے کے لیے تو کافی ہو ہی جائے گا۔

جب دودھ کا پیالہ آیا تو نبی علیہ الصلوۃ والسّلام نے مجھے فرمایا، ابوھریرہ! جاؤ اور اصحابِ صفہ کو بلا کر لاؤ۔ ان کی تعداد ماشاءاللہ ستر تھی۔اب میں سوچ رہا تھا کہ جو دوسروں کو بلانے جاتا ہے تو وہ پہلے دوسروں کو پلاتا ہے اور آخر میں اس کی باری آتی ہے۔یہ دودھ کا پیالہ تو ختم ہی ہو جائے گا۔چنانچہ جب میں واپس آیا تو نبی علیہ الصلوۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا، ابوھریرہ! یہ ان سب کو پلاؤ! میں نے دودھ پلانا شروع کیا۔ہر بندہ اس پیالے میں سے پیتا رہا اور پیٹ بھرتا رہا، ستر بندوں نے دودھ پیا اور دودھ ویسے کا ویسا ہی تھا۔آخر میں نبی علیہ الصلوۃ والسّلام نے مجھے فرمایا: اب تو پی! کہتے ہیں کہ میں نے خوب جی بھر کر پیا اور دودھ اتنا ہی رہا۔نبی علیہ الصلوۃ والسّلام مسکرائے اور فرمایا، ابوھریرہ! اور پیو! میں نے اور پیا، دودھ ویسے کا ویسا۔اس کے بعد اللہ کے محبوب ﷺ نے خود نوش فرمایا۔

☆ غزوہ خندق کے موقع پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے لیے بکری کا بچہ ذبح کرایا اور سالن بنا دیا۔اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ذریعے پیغام بھجوایا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ تشریف لائیے، کچھ کھانا کھا لیجیے۔جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آ کر نبی علیہ الصلوۃ والسّلام کو بتایا کہ تو نبی علیہ السّلام نے سب لوگوں میں اعلان کروا دیا کہ چلو، آج جابر رضی اللہ عنہ کے گھر میں دعوت ہے۔جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو اپنے گھر کی طرف بھاگے اور بیوی سے آ کر کہا کہ وہ تو پورا لشکر آ رہا ہے۔ان کی بیوی نے پوچھا، کیا آپ نے لشکر کو دعوت دی ہے یا نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے دعوت دی ہے؟ کہنے لگے: میں نے نہیں دی، میں نے تو صرف نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو دعوت دی تھی۔آگے نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے پورے لشکر کو دعوت دی۔وہ کہنے لگی کہ اگر نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے خود دعوت

دی ہے تو پھر ہمیں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

جب نبی اکرم ﷺ صحابہؓ کے ہمراہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے وہ سالن نکال کر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ پورے لشکر نے کھانا کھایا اور ابھی ان کا سالن بھی بچا ہوا تھا۔ اس کو رزق کی برکت کہتے ہیں۔ اور جب رزق میں سے برکت نکل جاتی ہے تو بندہ لاکھوں کماتا ہے اور خرچ ہونے کا پتہ ہی نہیں چلتا۔

☆ ہمارے ایک بزرگ گزرے ہیں خواجہ عبدالمالکؒ چوک قریشی والے۔ وہ ایک مرتبہ مسجد میں بیٹھ کر مجھے فرمانے لگے کہ میں اس وقت نماز پڑھ کر مسجد میں بیٹھا ہوں اور باوضو ہوں اور اللہ کے گھر میں بیٹھ کر آپ کو ایک بات سنا رہا ہوں جو کہ سو فیصد سچی ہے۔ چونکہ ان بزرگوں نے مجھے ڈائریکٹ یہ بات سنائی اس لیے میں پورے اطمینان کے ساتھ آپ کے سامنے وہ بات نقل کر رہا ہوں۔ فرمانے لگے کہ میں سارا دن ذکر اذکار میں مشغول رہتا تھا اور دعائیں مانگتا تھا کہ اللہ! مجھے رزق دے دے، برکت دے دے، اور اپنے شیخ سے کہتا تھا کہ آپ دعائیں کریں۔ ایک دفعہ میرے شیخ نے تقریباً بیس کلوگرام گندم کا ایک گٹو مجھے بھیجا اور ساتھ ایک چٹ بھیجی۔ اس چٹ پر لکھا ہوا تھا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (البقرہ: 153) اور فرمایا کہ یہ گندم کسی برتن میں ڈال دو اور اس کا ڈھکنا بند کر دو، پھر اس میں سے نکال کر تم اسے استعمال کرتے رہنا۔

حضرتؒ نے فرمایا کہ آج اس واقعہ کو چالیس سال سے زیادہ عرصہ گزر رہا ہے، میں اپنے گھر میں اس گندم کو آج بھی استعمال کر رہا ہوں۔ پھر فرمایا کہ اس وقت میرے گھر میں دو سو، تین سو مہمان روزانہ ہوتے ہیں، وہ بھی یہی کھاتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ سال میں جب اجتماع میں ہزاروں لوگ آتے ہیں تو وہ بھی

یہی گندم کھاتے ہیں۔

☆ایک مرتبہ میرے پاس ایک جنرل منیجر صاحب آئے۔ وہ دو ٹیکسٹائل ملوں کے منیجروں کے اوپر جنرل منیجر تھے۔اس وقت ان کی تنخواہ ایک لاکھ روپیہ ماہانہ تھی، یہ اس زمانے کی بات ہے جب ڈالر کا ریٹ اٹھارہ روپے تھا، آج تو ڈالر کا ریٹ ساٹھ روپے ہے۔اس وقت انجینئر کی تنخواہ بھی دو تین ہزار ہوتی تھی۔ ماہانہ تنخواہ ایک لاکھ روپیہ تھی اور گھر میں کل پانچ بندے تھے، دو میاں بیوی اور تین بچے۔ بڑا بچہ بارہ سال کا، دوسرا دس سال کا اور تیسرا آٹھ سال کا۔ پھر کہنے لگے کہ مل مالک نے دو تین گاڑیاں بھی دی ہوئی ہیں پٹرول بھی فری ہے ڈرائیور بھی دیا ہوا ہے کک بھی ملا ہوا ہے سیکورٹی گارڈ بھی دیئے ہوئے ہیں میری تنخواہ کا ٹیکس بھی مالک ادا کرتا ہے بجلی اور ٹیلیفون کا بل بھی وہی ادا کرتا ہے میں ایک لاکھ روپیہ اپنے گھر لے کے آتا ہوں۔

میں نے پوچھا کہ پھر آپ کا مسئلہ کیا ہے؟ یہ سن کر ان کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ میں نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ کہنے لگے: میرے خرچے پورے نہیں ہوتے اب ذرا سوچیں کہ ایک لاکھ روپیہ تنخواہ تھی اور تین بچے تھے، اور کہتے تھے کہ میرے خرچے پورے نہیں ہوتے۔ میں تو حیران ہی ہو گیا!!

پھر میں نے اپنی معلومات کے لیے ان سے پوچھا، جی آپ کا یہ مسئلہ کیسے بنتا ہے؟ اس نے کہا: میں نے ڈیفنس لاہور میں کوٹھی کے لیے پلاٹ خریدا۔اس کی قیمت 65 لاکھ روپے تھی۔ جب تعمیر شروع کی تو ایک اور بندہ آ کر کہنے لگا کہ یہ تو میرا پلاٹ ہے۔ پتہ چلا کہ جس نے وہ پلاٹ بیچا تھا اس نے وہی پلاٹ کسی اور کو بھی بیچ دیا تھا۔ یوں میرے ساتھ دھوکا ہوا اور میرے 65 لاکھ روپے چلے گئے، پھر دوبارہ ایک جگہ پلاٹ خریدا۔ تعمیر کرنے کے لیے نقشہ بنوایا اور ایک ٹھیکیدار کو بلوایا۔ ٹھیکیدار نے کہا کہ جی مجھے دس پندرہ لاکھ روپے ایڈوانس دیں، میں یہ لاؤں گا اور وہ لاؤں گا۔ چنانچہ اس نے پیسے لے کر کام شروع کیا۔اس

کے دوران ہی اس کو کوئی اچھا کام مل گیا اور وہ سامان لے کر وہاں چلا گیا۔ یوں میرے پندرہ لاکھ چلے گئے......ایک مرتبہ میری بیوی نے کہا: مجھے تو فلاں گاڑی جو 45 لاکھ کی ہے وہ پسند ہے، مجھے وہ لے کر دو۔ میں نے وہ لے کر دی، ابھی اس کی نمبر پلیٹ نہیں لگی تھی کہ میں شہر میں کسی کام کے لئے بینک میں گیا۔ گاڑی کو کھڑا کر کے اندر گیا اور جب باہر آیا تو پتہ چلا کہ کوئی گاڑی تیزی سے آرہی تھی، ڈرائیور کے ہاتھ سے بے قابو ہوئی اور اس نے ڈائریکٹ میری گاڑی میں آکر گاڑی ماری اور میری گاڑی ٹوٹل زیرو ہوگئی۔ وہ 45 لاکھ بھی چلے گئے۔

میں نے ساری روداد سن کر انہیں کہا کہ اصل مسئلہ رزق کی کمی کا نہیں ہے، بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ آپ کے رزق میں برکت نہیں ہے۔ جب تک برکت نہیں ہوگی آپ کا مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ کہنے لگے کہ برکت کیسے آئے گی؟ میں نے کہا، نیکی اور تقویٰ سے......خیر، اللہ نے مہربانی فرمادی۔ وہ سمجھدار آدمی تھا۔ اس نے اپنی زندگی کو بدلا، نیک نمازی بن گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی میں خوشیاں عطا فرمادیں۔ یوں اس کی زندگی میں بھی برکت پیدا ہوگئی۔

☆ ہمارے ہاں یہیں جھنگ کے قریب ایک گاؤں ہے۔ اس میں ایک ایسی عورت تھی جس کو حاتم طائی کی بہن کہا جاتا تھا۔ وہ بڑی سخیہ عورت تھی۔ اس کی یہ عادت تھی کہ اگر اس کے دروازے پر کوئی فقیر یا مسکین آجاتا تو وہ اسے خالی نہیں جانے دیتی تھی، وہ اسی گاؤں کے نمبردار کی بیوی تھی، گویا ذی حیثیت بھی تھی۔

یہ گاؤں سڑک کے بالکل کنارے پر نہیں بلکہ مین روڈ سے کچھ فاصلے پر تھا۔ ہوتا یہ تھا کہ اندر کے دیہاتوں کے لوگ آٹھ دس کلومیٹر سے چل کے آتے، سڑک کے کنارے پہنچتے اور یہاں سے گاڑی پر بیٹھ کر شہر جاتے تھے۔ کئی دفعہ گاڑی چلی جاتی تو ان لوگوں کو رات وہیں گزارنی پڑ جاتی تھی اور سڑک کے

کنارے پر کوئی انتظام بھی نہیں تھا۔ کئی دفعہ واپس آنے والے لوگ اس بات سے پریشان ہوتے تھے کہ رات دیر ہو جاتی تھی اور بیوی بچے بھی ان کے ساتھ ہوتے تھے اور وہ ویرانے میں سفر کر کے گاؤں میں پہنچنے سے گھبراتے تھے۔ چنانچہ وہ بھی وہیں سڑک پر ہی ٹھہر جاتے تھے۔ جبکہ وہاں کسی قسم کا انتظام بھی نہیں ہوتا تھا۔

اس عورت کے دل میں خیال آیا کہ میں وہاں کوئی ایسا انتظام کر دیتی ہوں کہ لوگوں کو کوئی مشکل نہ ہو۔ چنانچہ اس نے وہاں ایک کمرہ بنوا دیا۔ اس سے لوگوں کو آسانی ہوگئی۔ پھر اس نے وہاں پانی کا بندوبست بھی کروا دیا۔ اس سے ان کے لیے اور بھی آسانی ہوگئی۔ پھر اس نے وہاں لسی بھی پہنچانی شروع کر دی جس سے اور بھی آسانی ہوگئی۔ پھر اس کے دل میں خیال آیا کہ لوگ بے چارے بھوکے ہوتے ہیں، چلو ان کے لیے کچھ دال روٹی کا ہی انتظام کر دیا جائے۔ چنانچہ اس نے وہاں لنگر شروع کروا دیا اس سے لوگوں کے لئے اور زیادہ آسانی ہوگئی۔ اب کئی مفت خورے لوگ پلاننگ ہی ایسے کرتے کہ ہم شہر سے چلیں گے، رات کو وہیں ٹھہریں گے۔ کھانا بھی کھائیں گے اور صبح آگے جائیں گے۔ چنانچہ کبھی بیس، کبھی تیس اور کبھی پچاس مہمان روزانہ ہوتے تھے۔ بہر حال ایک خیر کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

کچھ لوگ ضرورت سے زیادہ عقلمند ہوتے ہیں، ایسے لوگوں سے اللہ حفاظت فرمائے۔ گاؤں کا ایسا ہی ایک آدمی اس عورت کے خاوند کو ملا اور اسے کہنے لگا: لگتا ہے کہ تمہارے پاس مفت کا مال ہے، کیا درخت سے پیسے توڑ کر لاتے ہو میاں! اور کہیں خرچ نہیں ہوتے تو ہمیں دو، ہم خرچ کر کے دکھاتے ہیں۔ اس نے پوچھا، بھئی! کیا بات ہے، آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟ کہنے لگا، تمہاری بیوی نے جو یہ لنگر شروع کروایا ہوا ہے، یہاں ہر قسم کے لوگ آتے جاتے ہیں، مفت خورے پڑے رہتے ہیں اور کھانا کھاتے رہتے ہیں۔ لگتا ہے کہ تمہیں کہیں سے مفت کا مال ہی ہاتھ آیا ہوا ہے۔ اس نے کچھ ایسی زہریلی باتیں کیں کہ

اس نمبردار نے وہ لنگر بند کروا دیا۔

جب لنگر بند ہوا تو وہ خاتون بہت غمزدہ ہوئی، لیکن وہ بڑی سمجھدار تھی، وہ خاموش رہی اور خاوند سے بات تک نہ کی۔تاہم وہ بات کرنے کے لیے کسی مناسب موقع کی تلاش میں تھی۔دو تین دن کے بعد خاوند نے بیوی سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ تم مجھے بہت بجھی بجھی لگ رہی ہو۔کہنے لگی: ہاں، بس ایسے ہی ذرا پریشانی ہے۔اس نے کہا: چلو میں تمہیں اپنے رقبے پر لے جاتا ہوں، وہاں باغات بھی ہیں، کھیت بھی ہیں، وہاں تم چلو پھرو گی تو طبیعت ٹھیک ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ رقبہ میں چلی گئی۔

وہاں جا کر اس نے تھوڑی دیر کے لیے ادھر ادھر گھوم کر وقت گزارا۔پھر کنویں کے قریب آ کر بیٹھ گئی۔اس نے چلتے ہوئے کنویں کے اندر دیکھنا شروع کر دیا۔خاوند نے کہا: اب رات ہونے والی ہے، چلو گھر واپس چلتے ہیں۔کہنے لگی: ہاں ابھی چلتے ہیں۔اس نے پھر پوچھا: تم یہاں بیٹھی کیا دیکھ رہی ہو؟ کہنے لگی: بس ایسے ہی کنویں کو دیکھ رہی ہوں۔اس نے پوچھا: بتاؤ تو سہی آخر کیا دیکھ رہی ہو؟ وہ کہنے لگی: میں دیکھ یہ رہی ہوں کہ اس کنویں کے اندر خالی ڈول جا رہے ہیں اور سب کے سب پانی سے بھر کے واپس آ رہے ہیں اور نیچے پانی جیسے تھا وہ ویسا ہی ہے، ختم ہی نہیں ہو رہا۔اب خاوند نے کہا: اللہ کی بندی! یہ تو سارا دن اور ساری رات بھی کنواں چلتا رہے تو کنویں کا پانی نہ تو کم ہوتا ہے اور نہ ہی ختم ہوتا ہے۔اس نے کہا: اچھا! ایسے ہی ہوتا ہے؟ خاوند نے کہا: ہاں یہ تو کنواں ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے، کنویں کا پانی ختم نہیں ہوتا۔جب خاوند نے یہ کہا: تب بیوی نے آگے سے جواب دیا: اچھا! اگر کنوؤں کا پانی ختم نہیں ہوتا تو ایک کنواں اللہ نے ہمارے گھر میں بھی تو جاری کر دیا تھا، وہ لنگر خانہ بھی تو ایک کنواں ہی تھا، تمہیں کیوں اس کے بارے میں ڈر ہوا کہ لوگ آ آ کر کھا رہے ہیں اور ہمارا رزق ختم ہو جائے گا۔لو جی خاوند کی سمجھ میں بات آ گئی اور اس نے دوبارہ وہ لنگر جاری کروا دیا۔کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اتنی

برکت دی کہ جب تک وہ نیک بندی زندہ رہی اس کا لنگر لوگوں کے لیے چلتا رہا۔

برکت کے اسباب:

اب ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ برکت کے اسباب کیا ہیں؟ اس کے کئی اسباب ہیں۔

☆ تقویٰ:

تقویٰ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انسان کی صحت میں، رزق میں، عزت میں، اولاد میں، دین میں، غرض ہر چیز میں برکت عطا فرما دیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰىٓ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ○

(الاعراف:96)

''اگر یہ بستی دیسوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے ان کے لئے کھول دیتے''

تو جو بندہ تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی زندگی میں برکت دے دیتے ہیں۔ یہ قرآنی فیصلہ ہے اور کائنات کی یہ صداقت ہے، یہ پکی سچی اور ٹھوس بات ہے کہ جو بندہ بھی تقویٰ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی زندگی میں برکت عطا فرما دیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ والوں کو کبھی رزق کی پریشانی نہیں ہوتی۔ مثلاً:

☆ ہمارے ایک دوست تھے۔ وہ کہنے لگے کہ میں ایک اللہ والے کے پاس بیٹے کی دعا کروانے کے لیے گیا اور اللہ نے مجھے ان کی دعا سے بیٹا دے بھی دیا۔ پھر میں نے ان کی خدمت میں ایک روپیہ بطور ہدیہ پیش کیا اور عرض کیا کہ حضرت! آپ کا لنگر چلتا ہے، لوگ آ کر کھاتے پیتے ہیں اور مہمان نوازی کی ضرورت ہوتی ہے، لہٰذا آپ یہ قبول کر لیں۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ میرا ایک مکتبہ ہے، میں اس

میں کتابوں کا کچھ کام کرتا ہوں اور مجھے وہاں سے مہینے میں پچیس روپے بچتے ہیں اور میرے وہ پچیس روپے ختم ہی نہیں ہوتے، واقعی ایسی ہی بات ہے کہ اللہ والوں کے پچیس روپے ختم ہی نہیں ہوتے۔

☆ جنید بغدادیؒ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ حضرت! حج کا ارادہ ہے مگر وسائل نہیں ہیں، دعا فرما دیجیے۔ حضرت نے دعا بھی فرمائی اور فرمایا کہ یہ چونی لے جاؤ، جو خرچ ہو، کر لینا اور باقی واپس کر دینا۔ وہ جیب میں چونی ڈال کر حج کرنے کے لیے گاؤں سے باہر نکلا، اس کی نظر ایک قافلے پر پڑی۔ جب وہ قافلہ قریب سے گزرنے لگا تو قافلے والوں نے پوچھا: کیا حال ہے؟ ہم حج پر جا رہے ہیں۔ اس نے کہا: حج کے لیے جانے کا ارادہ تو میرا بھی ہے۔ قافلے والوں نے جب یہ سنا تو انہوں نے کہا: اچھا! ہمارے ایک ساتھی بھی حج پر جانے والے تھے وہ آ نہیں سکے۔ اس لیے ہمارے پاس ایک اونٹ خالی ہے، آؤ! ہمارے ساتھ ہی چلو، ہم تمہیں سواری کے لیے اونٹ بھی دیتے ہیں اور ہمارے ساتھ ہی کھانا کھانا۔ چنانچہ وہ مہمان بن کر ان کے ساتھ گیا اور حج کر لیا۔ واپسی پر ایک اور قافلہ مل گیا، اس قافلے والوں نے کہا کہ ہمارے ساتھیوں میں سے ایک آدمی حج کے موقع پر فوت ہو گیا ہے، اس کا اونٹ خالی ہے۔ آؤ! ہم تمہیں واپس پہنچا دیتے ہیں، ہمیں بھی وہیں جانا ہے۔ چنانچہ اس قافلے والوں نے اسے اس کے گاؤں پہنچا دیا۔ حج سے واپسی پر وہ حضرت کے پاس پہنچا۔ حضرت نے پوچھا: سناؤ بھئی! کیسے رہے؟ اس نے کہا کہ حضرت! میرا حج تو مفت میں ہی ہو گیا ہے اور مجھے وہ چونی کہیں خرچ کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ اچھا! پھر میری چونی واپس کر دو۔

☆ قرب قیامت میں ایک ایسا وقت آئے گا کہ پوری دنیا میں ایمان والے ہوں گے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ اتنی برکت دیں گے کہ ایک گائے کا دودھ پورے خاندان کے لیے کافی ہو جایا کرے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تقویٰ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ رزق میں برکت دے دیتے ہیں۔

(2) ذکر الٰہی:

اللہ کی ذات میں بھی برکت ہے اور اللہ کے نام میں بھی برکت ہے۔اللہ کی ذات میں برکت کیسے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ (الملك:1) برکت والی ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہے ملک۔

اللہ کا نام بھی برکت والا ہے، وہ کیسے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ (الرحمن:78) برکت والا نام ہے تیرے رب کا۔

چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بھی برکت والی ہے اور اس کا نام بھی برکت والا ہے، لہٰذا جو بندہ ہر اچھا کام کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا عادی ہو، اللہ تعالیٰ اس کے کام میں برکت عطا فرما دیتے ہیں۔ بلکہ مفسّرین نے لکھا ہے کہ عربی میں ''اسم'' کا لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔اس کا ایک معنی ''نام'' ہے۔ جیسے ہم کہتے ہیں ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ۔'' اور اس کا ایک معنی ''برکت'' بھی ہے۔ اس طرح بسم اللہ کا ترجمہ یوں بنے گا ''شروع کرتا ہوں اللہ کی برکت کے ساتھ''۔ چنانچہ ہماری چھوٹی عمر میں جو بڑی بوڑھی عورتیں ہوتی تھیں وہ اٹھتے بیٹھتے کہا کرتی تھیں ''اللہ دی برکت نال، اللہ دی برکت نال'' اب ہمیں خیال آتا ہے کہ واقعی کسی نے بڑا اچھا سبق پڑھایا تھا۔ بہرحال، جو بندہ ذکر کرنے کا عادی ہو یا ہر اچھے کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا عادی ہو، اللہ تعالیٰ اس بندے کے کاموں میں برکت عطا فرما دیتے ہیں۔

(3) دعا بدرگاہ خدا:

برکت کے نزول کا تیسرا سبب ''دعا بدرگاہ خدا'' ہے۔ جب بندہ اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ دعا مانگتا

ہے تو دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ برکتیں عطا فرما دیتے ہیں۔ جیسے:

☆ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے چیزیں یاد نہیں رہتی تھیں، میں نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر اللہ کے نبی ﷺ نے ایسی دعا دی کہ اس کے بعد اتنی چیزیں یاد رہتی تھیں کہ صحابہء کرامؓ میں سب سے زیادہ روایت حدیث کرنے والے یہی صحابی بن گئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی برکت عطا فرما دی۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ الصلوۃ والسّلام کی خدمت کی۔ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے دعا دی کہ اللہ آپ کی عمر میں، رزق میں اور اولاد میں برکت عطا فرما دے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان تینوں چیزوں میں اتنی برکت عطا کی کہ ایک سو چالیس **(140)** پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں، میں نے اپنی زندگی میں خود دیکھے۔ اللہ نے اولاد میں اتنی برکت دی۔

اور اللہ نے رزق میں اتنی برکت عطا کی کہ میں سونے کی اینٹ کو لکڑی کاٹنے والے کلہاڑے کے ساتھ توڑا کرتا تھا۔ اب آپ بتائیں جو سونا کلہاڑے کے ساتھ توڑا جاتا تھا وہ کیا چند تولے ہوتا تھا؟ اللہ نے ان کو اتنا رزق دیا۔

اور عمر میں بھی یہ برکت دی کہ سو سال سے زیادہ عمر پائی۔ تو نبی علیہ السّلام کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد میں، رزق میں اور عمر میں اتنی برکت عطا فرما دی۔

(4) معیتِ اکابر:

برکت کے حصول کا چوتھا سبب ''اپنے بڑوں کے ساتھ رہنا'' ہے۔ چنانچہ نبی علیہ الصلوۃ والسّلام نے فرمایا:

اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ تمہارے لیے برکت، اپنے بڑوں کے ساتھ رہنے میں ہے۔

انسان کی زندگی کے دو پہلو ہوتے ہیں، ایک پہلو دنیا کا ہے۔ لہٰذا دنیا کے معاملات میں جو بندہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرے اور ان کی دعائیں لے، اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دے دیتے ہیں۔ دوسرا پہلو دین کا ہے۔ لہٰذا دینی معاملات میں جو بندہ اپنے اساتذہ اور مشائخ کی خدمت کرے اور اس سے دعائیں لے، اللہ تعالیٰ اس کے دین میں برکت عطا فرما دیتے ہیں۔

حضرت اقدس تھانویؒ نے ایک واقعہ لکھا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان والدین کی خدمت کرنے کا بڑا شوقین تھا۔ اس نے اپنے دوسرے بھائیوں سے کہا کہ ساری جائیداد تم آپس میں تقسیم کر لینا اور ماں باپ کی خدمت میرے سپرد کر دینا۔ بھائی کہنے لگے کہ بہت اچھا! چنانچہ یہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرتا رہا۔ ماں اسے دعائیں دیتی تھی کہ اللہ تیرے رزق میں برکت دے۔ ایک دن وہ بھی آیا جب اس کے ماں باپ فوت ہو گئے۔

ایک رات اس نے ایک خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ فلاں پتھر کے نیچے سو دینار پڑے ہوئے ہیں تم جا کر اٹھا لو۔ چونکہ یہ ماں باپ سے برکت کا لفظ سنتا رہتا تھا اس لیے اس نے کہنے والے سے پوچھا: کیا ان میں برکت ہو گی؟ اس نے کہا: برکت تو نہیں ہو گی۔ کہنے لگا: میں نہیں لیتا۔ اس نے صبح اٹھ کر بیوی کو بتایا۔ بیوی نے کہا کہ اٹھا لو، کیا فرق پڑتا ہے۔ اس نے کہا: نہیں جب برکت ہی نہیں ہو گی تو میں کیوں لوں؟ پھر دوسری رات بھی خواب آیا اور بتایا گیا کہ فلاں پتھر کے نیچے دس دینار پڑے ہیں، لینے ہیں تو جاؤ لے لو۔ پوچھا کہ کیا ان میں برکت ہو گی؟ جواب ملا کہ ان میں برکت نہیں ہو گی۔ پھر اٹھ کر بیوی کو بتایا تو وہ کہنے لگی کہ اب تو اٹھا لو۔ وہ کہنے لگا کہ نہیں اٹھاتا۔ وہ پھر کہنے لگی، اگر اٹھاتے نہیں تو

جا کر دیکھ تو لو کہ پڑے بھی ہیں یا نہیں۔ اس نے کہا، میں نے دیکھنا بھی نہیں۔ تیسری رات پھر خواب آیا اور کسی نے کہا، اب صرف ایک دینار باقی بچ گیا ہے، جاؤ اور وہ لے لو، تم نے ماں باپ کی خدمت کی ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا اس میں برکت ہوگی۔ جواب ملا کہ ہاں اس ایک دینار میں برکت ہوگی۔
چنانچہ صبح کے وقت اس نے وہ دینار جا کر اٹھا لیا۔ واپس آتے ہوئے اس کے دل میں خیال آیا کہ مدت گزر گئی، کوئی مزے کا کھانا نہیں کھایا، آج تو ایک دینار پاس ہے، چلو کوئی چیز خرید کر لے جاتا ہوں۔ راستے میں اس نے ایک بندے کے پاس بڑی سی مچھلی دیکھی۔ اس نے کچھ پیسوں کی وہ مچھلی خرید لی اور بیوی کو جا کر دی اور کہا کہ اس کا مزیدار سالن تیار کرو۔ اس کی بیوی نے جب اس مچھلی کو چیرا تو اس مچھلی کے پیٹ سے ایک ایسا ہیرا نکلا جو اتنا قیمتی تھا کہ اس نے جا کر جب اسے سنارے کو بیچا تو اس کی پوری زندگی کے خرچے کے لیے وہ کافی ہو گیا۔

برکت ختم ہونے کے اسباب:

برکت ختم ہونے کے بھی کچھ اسباب ہیں۔

(1) نیت میں کھوٹ ہونا:

سب سے پہلا سبب ''نیت کا کھوٹا ہونا'' ہے۔ جب بھی کسی بندے کی نیت میں فرق آتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندے کے ہاں برکت ختم ہو جاتی ہے۔ یہ کتنی عجیب بات ہے! اس کا نیت کے ساتھ بڑا تعلّق ہے۔ جب تک نیت صاف رہتی ہے برکت رہتی ہے، جیسے ہی نیت بدلتی ہے برکت ہٹ جاتی ہے۔

جب بادشاہ کی نیت بدلی:

مولانا رومؒ نے واقعہ لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ تھا۔ وہ کہیں شکار کے لیے گیا۔ واپسی پر اسے

پیاس لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ اس نے انار کے ایک باغ میں اپنی سواری روکی اور باغ کے مالک سے کہا کہ مجھے کچھ پلاؤ۔ اس نے اپنی بیٹی سے کہا کہ جاؤ اوران کے لئے انار کا شربت لاؤ۔ وہ لڑکی گئی اور اس نے جا کر ایک انار توڑا، جب اس نے اس انار کو نچوڑا تو اس ایک انار سے پورا گلاس بھر گیا۔ جب بادشاہ نے انار کا جوس پیا تو اسے بہت ہی مزیدار لگا۔ اس کے دل میں خیال آیا کہ اتنا اچھا باغ تو بادشاہ کے پاس ہونا چاہیے۔ تو کیوں نہ اسے اونے پونے دام دے کر اس سے باغ لے لوں۔ اس نے دل میں یہ فیصلہ کر لیا۔

پھر کہنے لگا: اچھا! ایک اور گلاس پلا دو۔ اب پھر وہ لڑکی گئی اور ایک انار توڑ کر لائی جب اس نے اسے نچوڑا تو تیسرا حصہ گلاس بھرا، دوسرا لا کر نچوڑا تو اور بھر گیا، اور جب تیسرا انار نچوڑا تب گلاس بھرا۔ اب بادشاہ نے پیا تو ذائقہ بھی ویسا نہیں تھا۔ تو بادشاہ نے پوچھا: کیا تم اسی درخت سے پھل لائی ہو یا درخت بدل گیا ہے؟ وہ لڑکی سمجھدار تھی۔ کہنے لگی کہ بادشاہ سلامت! درخت تو نہیں بدلا، مجھے لگتا ہے کہ کہیں تمہاری نیت نہ بدل گئی ہو تو بادشاہ کی نیت بدلتے ہی اس میں سے برکت نکل گئی۔ آج دیکھیں تو آپ کو اکثر لوگوں کی نیت میں فرق نظر آئے گا۔ پھر برکتیں کیسے ہوں۔ نہ زندگی میں برکت اور نہ ہی دین میں برکت، کسی چیز میں برکت ہوتی ہی نہیں۔ الا ماشاء اللہ، پانچوں انگلیاں برابر تو نہیں ہوتیں۔

حسنِ نیت سے کروڑوں پتی بن گیا:

مجھے کل ایک آدمی ملا۔ وہ کہنے لگا کہ جب میں نے اپنی نوکری چھوڑی تو میرے پاس ایک لاکھ روپیہ جمع تھا۔ میں نے اس سے کاروبار شروع کر دیا اور ایک بندے نے دھوکے سے وہ لاکھ روپیہ بھی ختم کر دیا۔ میرے پاس کچھ بھی نہ بچا۔

اس کے بعد ایک اللہ والے سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کو دعاؤں کے لیے کہا۔ وہ اللہ والے مجھے

کہنے لگے کہ بھئی! رزق کون دیتا ہے؟ میں نے کہا: اللہ۔ کہنے لگے کہ جب رزق اللہ دیتا ہے تو پھر تم کیوں اتنے پریشان ہو؟ تم یہ نیت کرلو کہ یااللہ! میں نے کسی بندے کا حق نہیں کھانا۔ میرا حق اگر کوئی کھائے تو میں اسے معاف کردوں گا لیکن ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن کوئی میرا گریبان پکڑے، یہ نیت کر لو۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ نیت کرلی کہ میں نے کسی کا حق نہیں کھانا اور میں نے چھوٹی موٹی مزدوری شروع کردی۔ اللہ تعالیٰ نے چند سالوں کے اندر مجھے کروڑوں پتی کردیا۔

برکتوں کے فیصلے:

بنوں میں ایک صاحب ملے۔ وہ کہنے لگے: میں بہت ہی غریب آدمی تھا اور مزدوری کرتا تھا۔ میں نے دل میں ایک نیت کی کہ اللہ! میں زمین خریدوں گا اور پلاٹ بنا کر بیچوں گا، مگر سب سے پہلے آپ کا گھر بناؤں گا، سب سے پہلے مسجد بناؤں گا۔ بس انہوں نے یہ نیت کرلی۔ کہنے لگے: اس کے بعد میں نے کام شروع کردیا، اللہ تعالیٰ نے دس سال کے اندر مجھے مزدوروں سے اٹھا کر کروڑ پتی لوگوں میں شامل کردیا۔ صرف ایک نیت کی تھی کہ تیرا گھر بناؤں گا، اللہ نے اسی نیک نیتی پر برکتوں کے فیصلے فرمادیے۔

(2) معصیت:

برکتوں کو ختم کرنے کا دوسرا سبب ''معصیت'' ہے۔ گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ رزق میں سے برکت نکال دیتے ہیں۔ چنانچہ کتنے ایسے لوگ ہوتے ہیں جو پیسہ تو زیادہ کما کرلے آتے ہیں مگر اس پیسے کے اندر برکت نہیں ہوتی، الٹا زیادہ پریشان ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مال زیادہ دے دیتے ہیں اور اولاد کو نافرمان بنادیتے ہیں۔ مال زیادہ مل جاتا ہے مگر بیوی بدکردار بن جاتی ہے، کیا فائدہ ایسے مال کا؟

سود کی لعنت ایسی ہوتی ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں سینکڑوں بندوں کو ڈوبتے دیکھا ہے۔ اس لیے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ جو ہوئی۔ سود کا کاروبار کرنے والے بندے کے مال میں

کیسے برکت ہوسکتی ہے! کتنے بندوں کو دیکھا کہ اچھا بھلا کام حلال کے رزق کے ساتھ شروع کرتے ہیں اور پھر کام کو بڑھانے کے لئے بینکوں سے سود پر قرضے لیتے ہیں اور جو کچھ اپنا ہوتا ہے وہ بھی ضائع ہو جاتا ہے۔

(3) بدنظری:

برکتوں کے ختم ہونے کا تیسرا سبب ''بدنظری'' ہے۔ آپ غور کریں کہ جتنی عورتیں بے پردہ پھرنے کی عادی ہیں، بازاروں میں ڈوپٹے لے کر پھرتی رہتی ہیں، ان کے چہرے کھلے ہوتے ہیں، سینے کھلے ہوتے ہیں اور دکانداروں کے پاس جارہی ہوتی ہیں۔ ان عورتوں کے اندر سے برکت ختم ہو جاتی ہے، کیا مطلب؟ برکت ختم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے خاوندوں کو ان سے تسکین نہیں ہوتی۔ وہ اپنے خاوندوں کے پاس رہتی ہیں، اس کے ساتھ وقت گزارتی ہیں، جو خاوند چاہتا ہے وہ سب کچھ کرتی ہیں، لیکن ان کے خاوندوں کا دل ان سے سیراب نہیں ہوتا۔ چنانچہ وہ پریشان رہتی ہیں کہ میرا خاوند فلاں سے تعلّق رکھتا ہے اور فلاں کے ساتھ تعلّق رکھتا ہے۔ بنیادی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حکمِ خدا کو توڑا اور اللہ نے ان کی ذات میں سے برکت ختم کر دی۔ نیک، پردہ دار اور دین دار عورتیں اتنی خوبصورت بھی نہیں ہوتیں مگر اللہ تعالیٰ ان کی ذات میں ایسی برکت دے دیتا ہے کہ ان کے خاوند ان سے مطمئن ہوتے ہیں۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے رزق میں، عزت میں، دینداری میں برکت عطا فرمائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے گناہوں سے سچی توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں اور تقویٰ کی زندگی گزاریں پھر دیکھنا کہ اللہ تعالیٰ کیسے برکتیں نازل فرماتے ہیں۔ ہماری پریشانیوں کا حل یہ نہیں ہے کہ اگر پانچ ملتے ہیں تو دس ملنے لگ جائیں، دس ملتے ہیں تو پچاس ملنے لگ جائیں، نہیں، اس کا حل یہ ہے کہ

زندگی میں برکت آجائے اور جب برکت آئے گی تو اللہ تعالیٰ تمام پریشانیوں کو دور کر دیں گے اور خوشیوں بھری زندگی عطا فرما دیں گے۔

حصول برکت کی دعائیں:

نبی ءِ رحمت ﷺ نے اللہ رب العزت سے یہ برکتیں حاصل کرنے کے لیے دعائیں بھی سکھائیں ہیں۔اسکی بھی چند مثالیں پیش کر دیتے ہیں:

☆ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! ہم کھانا تو کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تم علیحدہ علیحدہ کھانا کھاتے ہوگے۔انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم اکٹھے ہو کر ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا کرو اور بسم اللہ پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائیں گے،علاوہ ازیں کھانا کھانے سے پہلے برکت کے لفظ کے ساتھ بھی دعا مانگنا سکھائی گئی ہے اور وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی دی ہوئی برکت پر (ہم یہ کھانا کھاتے ہیں۔

☆ بلکہ جب کھانا کھانے کے لئے دسترخوان پر بیٹھا جائے تو کھانا شروع کرنے سے پہلے بھی پڑھنے کے لیے دعا سکھائی گئی ہے اس وقت کون سی دعا پڑھی جائے؟ وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَ اَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ اے اللہ! تو اس کھانے میں برکت عطا فرما اور اس سے بھی بہتر کھانا کھلا۔

☆ جو میزبان مہمان کی خدمت کرتا ہے اس کے لیے بھی مہمان کو برکت مانگنے کی تعلیم دی گئی

ہے۔ چنانچہ اس وقت یہ دعا مانگنی چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

اے اللہ! تو نے جو رزق ان کو دیا ہے اس میں اور برکت دے اور پھر ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر۔

☆ دودھ اللہ تعالیٰ کی بہترین نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ چنانچہ جب پینے کے لیے دودھ سامنے آئے تو بھی برکت مانگنے کی تعلیم دی ہے۔اس وقت یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَ زِدْنَا مِنْهُ اے اللہ! تو اس دودھ میں برکت عطا فرما اور اس سے زیادہ عطا فرما۔

☆ جب موسم کا نیا پھل لایا جائے تو سب سے پہلے چھوٹے بچے کو دیا جائے اور اس کو دیکھنے کے وقت یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اے اللہ! تو ہمارے پھلوں میں برکت دے، اور ہمارے شہر میں برکت دے اور ہمارے صاع (بڑے پیمانوں) میں برکت دے اور ہمارے مُد (چھوٹے پیمانوں) میں برکت دے۔

☆ طواف میں یا حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بھی برکت مانگنے کی دعا سکھائی گئی، چنانچہ اس وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ اے اللہ! جو تو نے مجھے روزی عطا کی ہے اس پر تو مجھے قناعت دے اور اس میں میرے لئے برکت بھی دے اور جو میری نظروں سے غائب ہے (اہل وعیال) اس پر تو خیر و برکت کے ساتھ میرا قائم مقام بن جا (یعنی

میرے پیچھے ان کی حفاظت فرما۔

☆ درودِ ابراہیمی میں نبی علیہ الصلوۃ والسّلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نزول رحمت کی دعا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ وہاں آپ ﷺ کے لیے نزول برکات کی دعا سکھائی گئی ہے۔ اسی لئے ہم درود ابراہیمی میں یہ دعا پڑھتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد

☆ بنی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا،

اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ سلام کو پھیلاو۔

اس کے علاوہ یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی صرف السّلام علیکم کہے تو اسے دس نیکیاں ملتی ہیں، اگر کوئی السّلام علیکم ورحمتہ اللہ کہے تو اسے بیس نیکیاں ملتی ہیں۔ اور اگر کوئی السّلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہے تو اسے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ تو یہ سلام ملاقات کے آداب کا سب سے پہلا ادب ہے اور اس میں بھی ہم ایک دوسرے کو برکت کی دعا دے رہے ہوتے ہیں۔

☆ جس شخص کی شادی ہوئی ہو اس کو جو دعا دی جاتی ہے اس میں بھی برکت کا لفظ ہے۔ چنانچہ اس وقت یہ دعا دی جائے۔

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ جَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْر اللہ مبارک کرے اور تم پر برکتیں نازل فرمائے اور خیر وخوبی کے ساتھ تمہیں رہنا سہنا نصیب کرے۔

☆ جب سواری کسی منزل پر ٹھہرنے لگے تو بھی برکت کی دعا کی تعلیم دی گئی ہے خواہ تھوڑی دیر کے لیے

ٹھہرنا ہو۔ وہ دعا یہ ہے:

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ اے میرے پروردگار! مجھے برکت والی جگہ پر اتاریے اور آپ سب سے بہتر اتارنے والے ہیں۔

☆ وضو کے درمیان بھی برکت مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے، چنانچہ اس وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ

(اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجیے اور مجھے کشادگی عطا فرمائیے، میرے گھر میں اور میرے رزق میں برکت دیجیے)

☆ رزق میں برکت کے لیے یہ دعا مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَ فَضْلِكَ وَ رِزْقِكَ

اے اللہ! آپ ہم پر اپنی برکتوں، اپنی رحمتوں، اپنے فضل اور اپنے دیے ہوئے رزق میں فراغت اور فراخی عطا فرمائیے۔

☆ کسی بستی میں داخل ہوتے وقت بھی برکت مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ چنانچہ اس وقت کی دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا (اے اللہ! تو ہمیں اس بستی میں خیر و برکت عطا فرما)

☆ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص روزانہ پچیس مرتبہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَ فِیْ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ

اے اللہ! میرے لیے موت میں بھی برکت دے اور موت کے بعد کی زندگی میں بھی برکت دے۔

اللہ تعالیٰ اس کو شہادت کے رتبے پر فائز کر دیتے ہیں، یہ ہے حقیقی برکت۔ اس طرح کی اور بھی بے شمار

دعائیں ہیں جن میں برکت کے حاصل کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا اور آخرت میں خیر و برکت عطا فرمائے۔(آمین ثم آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ